بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | جمعرات ۱۰ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش، ۲۴ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۳ تبلیغ / فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت مسلسل خراب چلی آرہی ہے۔ متلی معدے میں درد اور کمزوری کی تکلیف ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع، ۸۰ جماعتوں کی ۵۰۰ خواتین کی شرکت

حکومت کی طرف سے وزارتِ مذہبی اُمور کی نمائندہ برائے جاکرتہ شریک ہوئیں

بانڈونگ (پی پی) تقریباً ۵۰۰ احمدی خواتین نے جو ۸۰ جماعتوں سے آئی ہوئی تھیں۔ مورخہ ۱۵ تا ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو اجتماع لجنہ اماء اللہ جکارتہ میں شرکت کی۔ یہ اجتماع مسجد احمدیہ "ہدایت" جکارتہ میں منعقد ہوا۔

افتتاحی تقریب ہوٹل "آریہ دوتہ" (انٹرنیشنل ہوٹل) میں منعقد ہوئی جس میں ۱۵۰ غیر از جماعت خواتین نے بھی شرکت کی۔

مکرمہ خدیجہ آری ستیاسو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کی تعلیم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ اور حکومت کے تعلق کے بارے میں فرمایا جماعت احمدیہ کے ممبر جہاں بھی ہیں۔ حکومت کے کامل مطیع اور وفادار ہیں۔ حتی الوسع دیانت اور اخلاص کے ساتھ حکومت کی تمام سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں اور ہر قسم کے فسادات گڑبڑ اور تمام موانع اعمال سے اجتناب کرتے ہیں۔

اس اجلاس میں مکرمہ نور النساء صاحبہ آف یوگیاکرتہ نے لجنہ اماء اللہ اور قومی و ملکی ترقی" کے عنوان پر خطاب کیا۔ پھر مکرمہ شریفۃ النساء مکیہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کا تعارف کرایا اور بتایا کہ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ کا ایک حصہ ہے اور جماعت احمدیہ ایک اسلامی تحریک اور روحانی جماعت ہے جو اسلام کا حصہ ہے۔

اس اجلاس میں وزارت اور مذاہب کی نمائندہ برائے جاکرتہ مکرمہ زبیدہ صاحبہ اور ایم۔اے صاحبہ نے بھی حکومت کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

(مرسلہ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کیلئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی فرما دیں کہ انکے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۴/۸۳ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ نیز یہ بھی نگرانی کریں کہ انتخاب قواعد کے مطابق ہوں۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ

مولانا نورانی کے بیانات میں کوئی صداقت نہیں

درجنوں اخبارات و رسائل، دو درجن سے زائد ہسپتال اور بیسیوں سکول دُنیا بھر میں قائم ہیں

روزنامہ "امن" کراچی نے مورخہ ۶ فروری ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں صفحہ نمبر ۵ پر جو خبر شائع کی ہے اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

سرخیاں:۔

مولانا نورانی کا تبلیغی دورہ

سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کی وضاحت

کراچی ۵ فروری (پ ر) سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی عبدالرحیم بیگ نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ دنوں مقامی اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی رہی ہیں کہ مولانا نورانی صاحب کے ہاتھ پر ہزاروں عیسائی اور قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں۔ پہلی خبر تھی کہ جنوبی افریقہ میں چار سو قادیانی مسلمان ہو گئے ہیں پھر خبر تھی کہ ہالینڈ میں ۱۷۵ عیسائی اور قادیانی مسلمان ہو گئے اور دو دن پہلے کی خبر ہے کہ چار ہزار عیسائی اور قادیانی مسلمان ہو گئے ہیں۔ چند سال قبل بھی مولانا نورانی صاحب کے حوالہ سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ انہوں نے قادیانیوں کے ۸۰ فیصد مشن بند کرا دیئے ہیں ان خبروں سے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ جماعت احمدیہ نے جن عیسائیوں کو مسلسل جدوجہد اور انتھک قربانیوں کے ذریعہ اسلام میں داخل کیا تھا۔ مولانا صاحب کے چند تقاریر اور چند ملاقاتوں میں وہ جماعت احمدیہ کو چھوڑ چکے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان خبروں میں کوئی بھی صداقت نہیں ہے حقیقت حال یہ ہے کہ خدا کے فضل اور اس کی دعا ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ نے افریقہ اور یورپ میں لاکھوں نفوس کو اپنے حلقوں میں شامل کیا ہے اور اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اس وقت سینکڑوں عبادت گاہیں (مساجد) افریقہ و یورپ میں قائم ہیں اور مشن ہاؤس اس کے علاوہ ہیں۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ نے اسپین میں ۷۵۰ سال بعد عبادت گاہ (مسجد) تعمیر کی ہے اور ساری دنیا کا پریس اس بات کا گواہ ہے علاوہ ازیں درجنوں اخبارات و رسائل تبلیغ کی غرض سے شائع ہو رہے ہیں۔ تقریباً دو درجن سے زائد ہسپتال افریقہ میں بہبودِ انسانیت کے لئے قائم کئے گئے ہیں اور بیسیوں اسکول تعلیم و تربیت کے لئے کھولے گئے ہیں اور مزید ثبوت خود مولانا موصوف کا بیان ہے۔ چند سال پہلے وہ ۸۰ فیصد مشن بند کروا کر آئے تھے اب مولانا تسلیم کرتے ہیں کہ وہ افریقہ و یورپ میں جہاں جاتے ہیں ہزاروں قادیانی موجود ہوتے ہیں۔ یہ شاید سیاست میں تو ممکن ہے کہ ان کی تقریروں سے لوگ اپنا سیاسی موقف بدل لیں مگر یہ بات حقیقت سے بالکل خالی ہے کہ یورپ و افریقہ کے عیسائی مولانا کی ایک دو تقریروں سے اپنے مذہب کو خیرباد کہہ دیں۔

قابل تقلید۔ ایمان افروز

بیکار نے وعدہ لکھوا دیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کے غیر معمولی اثر کی دو مثالیں مبلغ انچارج کینیڈا نے اپنی رپورٹ ۲۷ جنوری میں بھجوائی ہیں۔

۱۔ ایک دوست نے تحریک جدید کا یکصد پچاس ڈالر کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی ادا بھی کر دیا تھا۔ اب حضور کے ارشادات سے متاثر ہو کر انہوں نے مزید چھ صد ڈالر کا وعدہ لکھوایا ہے۔

۲۔ ایک اور دوست جو کافی عرصہ سے بیکار تھے ان میں بھی اسقدر جوش اور جذبہ پیدا ہوا کہ تحریک جدید میں پانچ صد پینتیس (۵۳۵) ڈالر کا وعدہ لکھوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے انہیں نوکری بھی دلا دی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

(وکیل المال ثانی، تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارکنان تحریک جدید سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خطاب

جو ہمارا ہے اگر ہم دیانتداری سے پیش کر دیں تو جو خدا کا ہے ہمیں مل جائیگا

سب واقفین کو اب اپنے دن رات پیش کرنے پڑیں گے یہ بھول جائیں کہ دفتر کا **وقت** کب **ختم** ہوتا ہے اور کب **شروع** ہوتا ہے

کام کی لذت انسان کو پکڑتی ہے اور سب سے زیادہ لذت دین کے کام میں ہے

آپ یہ سمجھ لیں کہ آج کے بعد میں اور میرا خدا ہے، تیسرا کوئی بیچ میں نہیں، جو کچھ میرا ہے اس **خدا** کے حضور پیش کر دینا ہے

اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے جتنا زیادہ اس کی راہ میں ڈالیں گے اتنا فضل کئی گنا ہو کر آپ کے اوپر **ظاہر** ہوگا

فرمودہ ۲ فتح ۱۳۶۱ ہش ، ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام ایوان محمود ربوہ

مرتبہ :- مکرم بشیر احمد اختر صاحب رکن صیغہ زود نویسی - ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ سے کامیاب مراجعت فرما ہونے پر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲ فتح ۱۳۶۱ ہش (۲ دسمبر ۱۹۸۲ء) کو ایوان محمود میں حضور انور کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو اہم خطاب فرمایا صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اسے افادہ احباب کے لئے ذیل میں پیش کر رہا ہے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے

سورۃ فاتحہ

عطا کر کے مسلمانوں پر ایک ایسا عظیم الشان احسان فرمایا ہے کہ اگر انسانی نسلیں قیامت تک سورۃ فاتحہ ہی کے الفاظ میں سے 'الحمد للہ' پڑھتی رہیں تب بھی اس احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ہر شکر کے موقع پر، ہر غم کے موقع پر، ہر کامیابی پر اور ہر نقصان پر اس سے بہتر مضمون پڑھنے کے لئے انسانی دماغ تصور نہیں کر سکتا۔ ایسا اظہار ہے جذبۂ تشکر کا اور ایسی کامل دعا ہے ہر مختلف صورتِ حال کے نتیجے میں پیدا ہونیوالے فوائد یا نقصانات کے موقع کے لئے اور مستقبل کے خدشات سے بچنے کیلئے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انسان کے دل میں کتنا بڑا طوفان ہی کیوں نہ موجزن ہو یہ دعا ان چند کلمات کے ذریعے انسان کو اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کا موقع عطا کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جو کچھ بھی انسان عرض کرنا چاہتا ہے وہ ایسی زبان میں عرض کر دیتا ہے کہ کہنے والا تو سمجھ رہا ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو کہ ان الفاظ میں اس مرتبہ کیا کہا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ جب بھی پڑھی جائے انسانی قلب کی کیفیت کو ایسے خاص انداز میں ادا کرتی ہے کہ جس پر وہ کیفیت گذرے صرف وہی جان سکتا ہے کہ ان الفاظ میں اپنے رب کے حضور کیا پیش کیا گیا ہے۔ تو اظہار بھی ہے اور اخفاء بھی ہے۔ یہ ایسی عظیم الشان سورۃ ہے کہ اس پر جتنا بھی غور کریں، جتنا بھی اس میں غوطے لگائیں اتنا ہی انسان اس کی عظمت کا پہلے سے بڑھ کر قائل ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہر اہم موقعہ پر

اسی لئے خلفاء کی یہ سنت اور طریق رہا ہے کہ وہ سورۃ فاتحہ سے آغاز کیا کرتے اور جہاں تک میرا علم ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سے یہ سنت جاری ہوئی ہے کہ آپؐ ہر اہم موقعہ پر سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے اپنی گفتگو کا آغاز فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں بھی ہر ایسے موقع پر اپنے جذباتِ تشکر کے اظہار کے لئے سورۃ فاتحہ ہی سے آغاز کیا کرتا ہوں۔

لیکن اسوقت جو بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ

میرے دورۂ یورپ

کے ایک خاص حصے سے متعلق ہے۔ میری مراد تحریک جدید کی ان ذمہ داریوں سے ہے جو اس دورے کے نتیجے میں میرے سامنے کھل کر آئی ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگرچہ وہ ذمہ داریاں ہمیشہ سے تحریک جدید ہی کی ذمہ داریاں ہیں لیکن ایک وقت تک وہ مخفی ذمہ داریاں رہیں، خوابیدہ ذمہ داریاں رہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا فرمائے ہیں کہ وہ پوری قوت کیساتھ بیدار ہو رہی ہیں۔

مثلاً اس دورے کے دوران مختلف مجالس شوریٰ میں جو تجاویز سامنے آئیں اور اجتماعی طور پر مغربی ممالک میں تبلیغ اور دیگر فرائض کی سرانجام دہی کے سلسلے میں سپین کی مجلس شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئیں اگر آپ ان پر غور کریں تو دو قسم کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو انسان ہیجان میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ کرنیوالے کام تو اتنے زیادہ ہیں، ہم کیسے کر سکیں گے اور کس طرح ان حقوق کو ادا کریں گے اور کسطرح ترجیحات قائم کریں گے؟ - دوسرے اپنی کم مائیگی اور بے بسی کا احساس بڑی شدت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کہ یہ سارے کام تو وہ ہیں جو لازماً کرنیوالے ہیں۔ لیکن ہمارے موجودہ وسائل اس کی اجازت نہیں دیتے۔ موجودہ تنظیمی حالات اس بات کا تقاضا کر رہے ہیں کہ مزید محنت کی جائے۔ جہاں تک مرکز سلسلہ میں کارکنوں کا تعلق ہے وہ کام کے مقابل پر بہت ہی تھوڑے نظر آتے ہیں۔ جہاں تک عمارتوں کا تعلق ہے وہ بھی کام کے مقابل پر بالکل بے معنی سی دکھائی دیتی ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہر ایک شعبہ بیدار ہو تو ہر ایک کیلئے پوری ایک ایک عمارت کی ضرورت ہے۔ میں اس بات کو واضح کرنے کیلئے صرف چند مثالیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

تصنیف اور لٹریچر

جہاں تک کا تعلق ہے جو چند فیصلے مختلف ممالک میں ہوئے، وہ میں آپ کے سامنے گنواتا ہوں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ صرف اس ایک شعبے کے لئے کتنی بڑی عمارت کی ضرورت ہے، کتنے زیادہ کارکنوں کی ضرورت ہے، کتنے بڑے ماہرین کی ضرورت ہے، کتنے بڑے مالی وسائل کی ضرورت ہے اور کتنی بڑی انتظامی ضرورت سامنے آتی ہے جو ساری دنیا پر نظر رکھ کر حالات کا جائزہ لیتے ہوئے تدریجی لحاظ سے اس بات کی نگرانی کرے کہ تمام ممالک اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔

ایک فیصلہ جس کا تمام مشنوں کو پابند کیا گیا تھا وہ یہ ہے کہ دنیا میں جتنی زبانوں میں بھی آج تک احمدیت کا کسی موضوع پر لٹریچر شائع ہوا ہے وہ تمام ممالک کے مشنوں میں بطور لائبریری موجود ہونا چاہئے۔ مثلاً اگر جاپانی زبان میں مختلف وقتوں میں کوئی رسالہ یا کتاب شائع کی گئی تو اس کی کم از کم دو دو کاپیاں تمام دنیا کے مشنوں کی لائبریری میں موجود ہونی چاہئیں، اسی طرح اگر چینی زبان میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشین زبان میں، یورپ، افریقہ اور دیگر ممالک کی زبانوں میں اس قسم کا لٹریچر شائع ہوا ہو تو وہ بھی تمام مشنوں میں ہونا چاہیئے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو سب سے پہلے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تحریک جدید میں ایک مرکزی دفتر اس مقصد کے لئے قائم ہونا چاہیئے کہ آج تک جتنا بھی لٹریچر شائع ہوا ہے وہ پہلے یکجائی طور پر اسکی فہرست منضبط کرے اور پھر معلوم کرے کہ کس کتاب کی اشاعت کب ہوئی تھی؟ وہ کتاب کس نے لکھی، کس نے اس کا ترجمہ کیا اور اس کی موجودہ حیثیت کیا ہے؟ اور پھر اس کی AVAILABILITY یعنی اس کے مہیا ہونے پر غور کرے اور یہ بھی جائزہ لے کہ ان میں سے جو کتابیں ضروری ہیں لیکن اس وقت مہیا نہیں ہیں ان کی دوبارہ اشاعت پر کتنے اخراجات ہوں گے؟ اور انہیں تمام دنیا میں پھیلانے کا کیا انتظام ہوگا؟ ان ساری ذمہ داریوں کو کون ادا کرے گا اور کس طرح ادا کرے گا؟ اس کے لیے ایک پورا ڈیپارٹمنٹ چاہیئے۔

پھر جب تک ہر کتاب کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ نہ ہو، مشن اس سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ اگر مشن میں اندھی کتابیں پڑی ہوں جن کے متعلق مبلغ کو معلوم ہی نہ ہو کہ ان میں کیا لکھا ہوا ہے تو وہ کس طرح ایک مہمان سے تعارف کروا سکتا ہے کہ آپ کے لیے میرے پاس فلاں فلاں موضوع پر کتب موجود ہیں۔ اس لیے لازماً ہر کتاب کا خلاصہ بھی تیار کروانا پڑے گا اور پھر اسے خوبصورت جلدوں میں سب مشنوں کو مہیا کرنا پڑے گا تاکہ اگر دنیا کے کسی بھی علاقے کا کوئی انسان ہمارے کسی مشن میں جائے تو ہمارا مبلغ بڑی ہمت اور حوصلے کے ساتھ اسکو کہہ سکے کہ آپ کی زبان میں پیش کرنے کے لیے میرے پاس لٹریچر موجود ہے۔

اس کا ایک حصہ وہ ہے جس کا تعلق طبع شدہ کتابوں سے ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے جو خلا کی صورت میں ہمارے سامنے ابھرے گا۔ وہ بھی بہت سی ذمہ داریاں سامنے لا کھڑی کرے گا۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانیں ہیں جن میں دنیا کو پیش کرنے کے لیے ہمارے پاس کچھ بھی نہیں۔ اس حصے کا

مشنوں کی آئندہ پلاننگ

اور پالیسی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ مثلاً اٹلی میں جب بھی خدا تعالےٰ توفیق دے اور زمین کا معاملہ طے ہو جائے وہاں ہم نے ایک مشن قائم کرنا ہے۔ یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کو دینے کے لیے اٹالین زبان میں لٹریچر کہاں ہے اور اس قوم کو مخاطب کرنے کے لیے کس قسم کے لٹریچر کی ضرورت ہے؟ وہ کون تیار کرے گا؟ جب "کون" کی بات شروع ہوگی تو ذہن مربیوں کی طرف چلا جائے گا کہ کیا اتنے مربی موجود بھی ہیں جو ان قوموں کی زبانیں جانتے ہوں؟ اور اگر نہیں ہیں تو پھر ہمیں دو قسم کے زبان دان تیار کرنے پڑیں گے۔ ایک تصنیف کے کام کے لیے اور ایک تبلیغ کے لیے۔ دونوں آپس میں متبادل بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن تصنیف کے بعض خاص تقاضے ہیں۔ اسی طرح تبلیغ کے بعض خاص تقاضے ہیں۔ ہر انسان الگ الگ مزاج رکھتا ہے اور وہ ہر تقاضے کو پورا بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہ جائزہ لینا ہوگا کہ اس وقت ہمارے پاس کتنے مربی یا واقفین ہیں۔ کون اس بات کا اہل ہے کہ اٹالین زبان سیکھے اور پھر تصنیف کا کام کرے اور کون اس بات کا اہل ہے کہ وہ اٹلی میں تبلیغ کا کام کرے؟ پھر یہ کہ ان واقفین کی تیاری کہاں کہاں ہوگی؟ جب آپ اس پہلو سے دیکھتے ہیں تو اتنے بڑے خلا سامنے ابھرتے ہیں کہ انسان لرزنے لگتا ہے کہ اتنے بڑے اور وسیع تقاضوں کو کیسے پورا کر سکوں گا۔

پھر رشین یعنی روسی قوم ہے جو دو عظیم طاقتوں میں سے ایک بڑی طاقت ہے۔ پہلے تو اور بہت ساری طاقتیں بھی سپر یعنی عظیم کہلایا کرتی تھیں۔ کسی زمانے میں پانچ طاقتیں تھیں۔ پھر تین رہ گئیں۔ اب صرف دو سپر طاقتیں رہ گئی ہیں۔ ایک سپر طاقت امریکہ ہے اور ایک رشیا۔

روس کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کشف ہے کہ میں روس میں اپنی جماعت کو ریت کے ذرّوں کی طرح پھیلا ہوا دیکھتا ہوں۔ (تذکرہ صفحہ ۸۱۳ طبع سوم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان الفاظ میں خدا کا جو وعدہ ہے اسے بہرحال کسی نے پورا کرنا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ ہم نے ہی اسے پورا کرنا ہے۔ لیکن کس طرح پورا کریں گے جبکہ آج تک ہمارے پاس رشین یعنی روسی زبان میں کوئی لٹریچر ہی نہیں ہے؟

یہ خلا جو سامنے آتے ہیں یہ بھی علیحدہ علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کا تقاضا کر رہے ہیں۔ کہیں رشین ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا۔ کہیں PORTUGUESE یعنی پرتگالی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا اور کہیں اٹالین ڈیپارٹمنٹ قائم کرنا پڑے گا۔ اس کے لیے ہمارے پاس کتنے آدمی ہیں۔ وسائل کتنے ہیں۔ زبانیں سکھانے میں کتنا وقت لگے گا؟ کتنی ہم میں صبر کی طاقت ہے اور اس کام کے سلسلہ میں پہلے کیا کیا جائے؟

یہ سارے امور ایسے ہیں کہ جب آپ ان پر غور کریں تب پتہ چلتا ہے کہ

ہم کتنے بے بس

اور بے حیثیت لوگ ہیں۔ اور اس احساس کے ساتھ ہی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ان دعاؤں کی طرف جو اس کامل یقین سے پھوٹتی ہیں کہ ہم کچھ بھی نہیں۔ اتنے بڑے کاموں کے کرنے کا دعویٰ لے کر نکلنے والی جماعت اپنے موجودہ حالات پر غور کر رہی ہو اور صرف ایک چھوٹے سے شعبے میں اتنے مسائل سامنے ابھر آئیں تو اس کے اندر سوائے انکساری پیدا ہونے کے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ ایک ایسی انکساری کہ جو جتنی بھی کی جائے، مبالغہ نہیں بن سکتی۔ اس انکساری میں آپ جتنا بھی بڑھیں وہ ایک عارفانہ انکساری ہوگی اور ہر عارفانہ انکساری کے نتیجے میں دعا نکلتی ہے۔ دعا اور انکساری میں اللہ تعالےٰ نے ایسا طبعی جوڑ رکھا ہوا ہے جس کو کوئی دنیا میں الگ نہیں کر سکتا۔ پس دعاؤں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے، لیکن اس غور کے نتیجے میں۔ ہاں اگر آپ غور نہ کریں اور روٹین ROUTINE میں چلتے رہیں تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

اس سلسلے میں سب سے اہم ضرورت یہ سامنے آئی کہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے ہمارے پاس

قرآن کریم کے اہم تراجم

بھی نہیں ہیں۔ اور جو ترجمے ہو چکے ہیں ان پر جب غور کیا گیا تو پتہ لگا کہ وہ ساری دنیا میں اس طرح پھیلے پڑے ہیں کہ کسی ایک جگہ بھی ان کا ریکارڈ نہیں ہے۔ کسی زبان میں ترجمہ ایک ملک میں پڑا ہوا ہے اور کسی اور زبان میں ترجمہ کہیں اور جگہ پڑا ہوا ہے۔ کچھ ریکارڈ یہاں مرکز میں پڑا ہوا ہے اور اس کی ڈپلیکیشن (DUPLICATION) یعنی نقل باہر نہیں ہے اور جو ریکارڈ باہر پڑا ہوا ہے اس کی (DUPLICATION) یہاں نہیں ہے۔ اسکو اکٹھا کروانے اور ایک جگہ منضبط کروانے کے لیے ہمہ وقت آدمیوں کی ضرورت ہے اور مختلف جگہوں میں ضرورت ہے۔ چنانچہ جب انگلستان میں اس ضمن میں تحریک کی گئی تو بعض دوستوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ صرف انگلستان میں تین آدمیوں کی ایک کمیٹی اس پر کام کر رہی ہے کہ وہاں قرآن کریم کے تراجم کے جو مسودات موجود ہیں ان کا جائزہ لے کر اندازہ لگایا جائے کہ ان کی کیا حیثیت ہے اور کس حد تک وہ قابل اعتماد ہیں۔ اور جماعت پر اس ذمہ داری کے جو تقاضے آتے ہیں ان کو پورا کرنے کے لیے کیا ذرائع اختیار کیے جائیں۔ پھر ان کی اشاعت اور تقسیم کا سوال ہے۔ مثلاً اگر آپ صرف لائبریریوں میں ہی قرآن کریم کے تراجم کی مختلف زبانوں کی ایک ایک نقل رکھوانے کا انتظام کریں تو صرف شمالی امریکہ میں پچھتر ہزار لائبریریاں ہیں۔ اب آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ذمہ داریاں کتنی پھیلی پڑی ہیں اور اس کے مقابل پر ہمارے وسائل اور ہماری حیثیت کیا ہے۔ یعنی قرآن کریم انگریزی کا اگر ایک ایک نسخہ لائبریریوں میں رکھوایا جائے تو صرف شمالی امریکہ کی لائبریریوں میں پچھتر ہزار نسخے صرف ہو جاتے ہیں۔

پھر دنیا بھر کی یونیورسٹیاں ہیں اور اہل دانش ہیں۔ ان کے لیے ان کی زبان میں لٹریچر مہیا کرنا پڑیگا۔

یہ

کہنا تو آسان ہے

کہ مختلف زبانوں میں لٹریچر ہونا چاہیئے۔ لیکن جب آپ آگے بڑھیں گے اور جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ ہر زبان میں ہر طبقے کے لیے لٹریچر ہونا چاہیئے۔ یہ پہلو بھی سامنے آیا۔ جب اس کا جائزہ لیا گیا تو پتہ لگا کہ باقی زبانیں تو الگ رہیں صرف انگریزی میں ہی جہاں اچھی خاصی جہتوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے پاس لٹریچر موجود ہے، وقت کے نہایت اہم تقاضوں سے متعلق لٹریچر موجود نہیں۔ نئے نئے تقاضے پیدا ہو رہے ہیں اور ان کو پورا کرنے کے لیے ہمارے پاس لٹریچر کافی نہیں۔ بہت سے موضوعات ہیں جن کے لیے چھان بین کی جا رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے لے کر اب تک جو کچھ لکھا جا چکا ہے اس کو تلاش کر کے ان ارتھ UNEARTH کیا جائے اور نکالا جائے۔ ہو سکتا ہے بہت بہتر مضمون ادا ہو چکا ہو لیکن اس وقت ہمارے ذہن سے فراموش ہو چکا ہو اور ہماری نظر میں نہ رہا ہو۔ ایسے مضامین نکالے جائیں اور پھر ان کی اشاعت کا انتظام کیا جائے۔

لٹریچر کے یہ جو تقاضے ہیں کہ ہر ملک کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات پر ان سے خطاب کیا جائے، جب میں نے اس پر نظر ڈالی اور سرسری جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ اس کام کے لیے بہت بڑی بڑی ٹیمیں چاہئیں۔ ہمارے جو موجودہ مرکزی علماء ہیں ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دینے کے ساتھ یہ کام بھی کریں۔ اگر وہ اپنے وقت کا ہر لمحہ بھی قربان کر دیں اور اپنی ذات کو جھونک دیں تب بھی یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتے۔ تو یہ کمی بھی سامنے آجاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب مسٹر مونٹگمری واٹ MR. MONTGOMERY WATT سے میری ملاقات ہوئی تو اس ملاقات کے دوران اور اس سے پہلے بعض بالکل نئے تقاضے سامنے آئے۔ مثلاً یہ کہ موجودہ دور میں مستشرقین

ایک باقاعدہ پالیسی

کے تحت اسلام کے ہمدرد بن کر لٹریچر شائع کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ اسلام پر نہایت ناپاک اور گندے حملے کر رہے ہیں اور اس طرز پر کر رہے ہیں کہ کسی کو پتہ ہی نہ لگے کہ خنجر گھونپا جا رہا ہے اور خنجر گھونپ دیا جائے۔ مسٹر مونٹگمری واٹ سے گفتگو سے پہلے میں نے ان کی کتابوں کے خلاصے تیار کروائے کافی بڑے خلاصے تھے لیکن تھے ABRIDGED FORM میں۔ یعنی یہ نہیں تھا کہ پڑھنے والا اپنی مرضی سے تیار کر لے۔ میں نے خلاصے تیار کرنے والوں سے کہا کہ کتاب کے جتنے اہم باب ہیں ان میں سے بنیادی بات لازماً آنی چاہیے جب میں نے ان کا مطالعہ کیا تو تب مجھے پتہ چلا کہ مسٹر مونٹگمری واٹ اسلام کے متعلق کیا سوچتے ہیں، ان کی کیا پالیسی ہے اور نئی جنریشن (GENERATION) یعنی نئی نسل کو انہوں نے کیا دیا ہے یہ دنیا کے سامنے ان کی اس وقت یہ تصویر ہے کہ وہ اسلام کے نہایت ہی ہمدرد اور نئی نسل کے رہنما ہیں اور اسلام کے معاملے میں وہ اپنے استادوں تک کے باغی ہیں۔ وہ اپنے استادوں کو کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے بڑا ظلم کیا ہے اور یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ اس تصویر کے نتیجے میں ان کے پاس

صرف ایک مسلم ملک

سے پچاس طالب علم اسلام سیکھنے کے لیے پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ اگر ایک احمدی ٹیچر کے ساتھ اسلامیات کا نام لگ جائے تو وہ اتنا ناقابل برداشت ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ ہنگامے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ غیر مسلم صاحب ہیں جو بڑی حکمت کے ساتھ اپنے نقطۂ نگاہ سے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور بعض مسلمان ممالک اپنے خرچ پر یونیورسٹی کی بیشمار فیسیں دیکر اپنے طلبہ کو ان کے پاس اسلام سیکھنے کی خاطر بھجوا رہے ہیں۔ اور ساری دنیا میں ان کے شاگردوں نے آج جس قسم کا اسلام پھیلایا ہے وہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ ان کی ابتدائی کتاب جس میں انہوں نے اس زمانے میں بے تکلفی سے اپنی پالیسی ڈسکس (DISCUSS) کی ہوئی ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو یہ کہا جائے کہ قرآن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کتاب ہے، خدا کی نہیں ہے تو وہ تم میں دلچسپی کھو دیں گے۔ اس لیے یہ کہو کہ ہاں، یہ خدا کی کتاب ہے۔ تم بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن باتیں وہ بیان کرو جو ظاہر کریں کہ محمد کی کتاب ہے، خدا کی ہے ہی نہیں۔ چنانچہ ان کے بہت سے اقتباسات پر میں نشان لگا کر اپنے ساتھ لے گیا اور اپنے ذہن میں بھی رکھے۔ جب ان سے گفتگو ہوئی تو میں نے ان سے کہا آپ کا فلاں بات کے متعلق کیا خیال ہے اور فلاں کے بارے میں کیا رائے ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے EXPLANATION یعنی وضاحت کرنی بھی چھوڑ دی۔ باتیں میرے ذہن میں تھیں اور ان کی کتابوں کے حوالے بھی ساتھ تھے اگر انکار کرتے تو حوالے دکھائے جا سکتے تھے۔ لیکن یہ لوگ انکار نہیں کرتے۔ ان میں ایک انٹیگریٹی INTEGRITY یعنی دیانتداری بہرحال پائی جاتی ہے۔ اگر یہ مستشرقین اسلام کے دشمن بھی ہیں تو کسی قاعدے اور قانون سے حملہ کرتے ہیں۔ اس طرح نہیں کرتے کہ یونہی جھوٹ بول جائیں یا غلط بیانی سے کام لیں۔ چنانچہ مسٹر مونٹگمری واٹ تسلیم کرتے گئے کہ ہاں ٹھیک ہے میں نے ایسے ہی لکھا تھا۔

بہرحال کئی ایسے پہلو سامنے آئے کہ

ہمدرد بن کر

مستشرقین نے اسلام پر حملے کیے ہوئے ہیں اور نئی نسل میں وہ اتنا زہر پھیلا رہے ہیں کہ ہر ہفتے بیشمار کتابیں شائع ہو رہی ہیں۔ اگر تحریک جدید صرف انہی کا پیچھا کرے اور سارے وسائل استعمال کرے تب بھی حق ادا نہیں ہو سکے گا۔

چنانچہ اس علم کے تحت میں نے انگلستان میں تحریک کی کہ تمام دنیا میں ہمیں

دو قسم کے سٹیشن

قائم کرنے پڑیں گے یعنی ایک TRACKING سٹیشن اور ایک MONITORING سٹیشن اور TRACKING سٹیشن کے لیے احمدی اپنے آپ کو وقف کریں خصوصاً لائبریرین یا اس مضمون سے تعلق رکھنے والے دوست ان کے لیے یہ کام بہت آسان ہے۔ کمپیوٹرائزڈ (COMPUTARISED) انفارمیشن دنیا کی ہر کتاب کے متعلق آجکل لائبریریوں میں موجود ہے۔ اور لائبریرین اگر یہ معلوم کرنا چاہیں کہ پچھلے پچاس سال میں اسلام کے متعلق کسی زبان میں کتنی کتابیں لکھی گئی تھیں تو وہ آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ تو ایسے دوست جو اس کام کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں وہ ایسی کتابیں معلوم کر کے ان کی لسٹیں مہیا کریں اور جب یہ کام ہو جائے تو پھر نسبتاً زیادہ علمی مذاق رکھنے والے لوگوں کی ایک ٹیم ہو جو اپنا وقت پیش کرے۔ مختلف ممالک میں ایسی کتابیں ان کے سپرد کی جائیں اور انہیں کہا جائے کہ آپ ان کا مطالعہ کر کے ان کے اعتراضات کی نشاندہی کریں اور وہ مرکز کو مہیا کریں کہ فلاں فلاں کتاب میں اس قسم کے اعتراضات ہیں۔ یہاں علماء کا ایک سیل (CELL) ہو جو جوابات تیار کرے۔ پھر

پاکستان کے احمدیوں

میں سے بھی واقفین اس رنگ میں طلب کیے جائیں کہ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لیے وقف کریں گے۔ یہاں مرکز میں آکر باقاعدہ حاضری دینے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ اپنے ہاں رہتے ہوئے اور اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے وقت پیش کریں گے کہ فلاں کتاب یا جو بھی مقرر کی جائے، اس کا جواب لکھنے کے لیے جس تحقیق کی ضرورت ہے میں وہ تحقیق کرنے کے لیے تیار ہوں۔ کراچی۔ لاہور۔ اسلام آباد وغیرہ بڑے شہروں میں لائبریریاں موجود ہیں اور تحقیق کے بڑے مواقع مہیا ہیں۔ تو ایسے دوست اپنی شامیں وقف کریں۔ راتوں کو بے شک گیارہ بارہ بجے گھر لوٹیں لیکن یہ خدمت کا کام ہے جو ان کو کرنا چاہیے۔ ورنہ علماء سلسلہ کے پاس تو اتنا وقت ہی نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو PURSUE کر سکیں۔ پھر چھن کر جو معلومات آئیں ان سے یہاں ہم اپنی ہدایت کے مطابق کتابیں لکھوائیں یا یہ معلومات وغیرہ باہر کے احمدی سکالرز کو بھیجیں کہ تم اس اس طرح کتابیں لکھو جب اس بارے میں تحقیق کی گئی تو جو ابتدائی معلومات انگلستان سے ملی ہیں ان سے معلوم ہوا کہ وہاں

اس قسم کی کتابیں

اتنی زیادہ ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ہم ان کے تقاضے کس طرح پورے کر سکیں گے۔ اور یہ صرف ایک زبان ہے ایسی کتابیں فرنچ میں لکھی جا رہی ہیں۔ جرمن میں بھی لکھی جا رہی ہیں۔ ڈچ زبان میں بھی لکھی جا رہی ہے اور بہت سی دوسری زبانوں میں لکھی جا رہی ہیں۔ اور ایک ایک کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد یہ مسئلہ آتا ہے کہ اس کو کس طرح PURSUE کرنا ہے یعنی اس جواب کو کس طرح دنیا میں بھجوانا ہے۔ میں نے جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے پاس صد سالہ منصوبے، کی جس قدر رقم ہے اگر اس میں سے ہم ایک آنہ بھی کسی اور جگہ خرچ نہ کریں تو صرف انگریزی زبان میں جواب کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہمیں اس سے زیادہ رقم کی ضرورت ہے۔

اس کا کیا حل ہے؟ کچھ حل تو ہم نے سوچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کچھ اور بھی سمجھائے گا۔ انشاء اللہ۔ کم سے کم روپے میں ہم اس کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس کے کئی ذرائع ہیں جو اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ساتھ رابطہ قائم کیا جائے۔ ان کو اس رنگ میں چیلنج دیا جائے کہ وہ DEBATE یعنی مباحثہ کروانے پر مجبور ہو جائیں۔ اگر ہم ذہنی طور پر اور علمی طور پر پوری طرح تیار ہوں تو اللہ تعالیٰ بعد میں ان چیزوں کو آسان فرما دیتا ہے۔

ابھی تین دن ہوئے میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ اسپین کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ خود ہی ایسے انتظام فرما رہا ہے کہ ہماری کم مائیگی کے بدلے

ان لوگوں کی دولتیں ہمارے کام

آنے لگی ہیں اور اللہ تعالیٰ اسلام کے حق میں ان کے وسائل استعمال کرنے کے مواقع مہیا فرما رہا ہے۔ چنانچہ میر صاحب کو سپین کے ریڈیو نے دعوت دی کہ آپ ایک عیسائی پادری کے ساتھ مذاکرہ کریں اور یہ مذاکرہ ہم اپنے پروگرام میں نشر کریں گے۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ تک میر صاحب کو وہاں تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ میر صاحب اردو میں بول رہے تھے۔ اور ہمارے مبلغ عبدالستار خان صاحب مترجم تھے۔ مکرم میر صاحب بڑی اچھی طرح تیار تھے۔ ویسے بھی ان کا عیسائیت کے بارہ میں علم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا گہرا ہے۔ یہاں جامعہ احمدیہ میں عیسائیت کے پروفیسر بھی رہے ہیں۔ انہوں نے چند سوال کیے جن سے پادری صاحب اتنا گھبرا گئے کہ انہوں نے پھر اپنا وقت استعمال ہی نہیں کیا اور اس وقت کا اکثر حصہ میر صاحب کو سارے سپین کو تبلیغ کرنے کے لیے مل گیا۔

پس اگر ایک طرف نظر ڈالیں تو بے بسی اور کم مائیگی کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا اور تقاضے اتنے زیادہ ہیں کہ انسان (اکسائیٹڈ EXCITED) مضطرب ہو جاتا ہے اور ہیجان پکڑ جاتا ہے کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان کو پورا کروں۔ دوسری طرف اس بے بسی کے نتیجہ میں دل سے دعا نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور کچھ بھی نہ ہونے کے باوجود ذرائع مہیا فرما دیتا ہے۔ اب اندازہ کریں کہ سارے سپین کے لیے خدا تعالیٰ نے کتنی جلدی تبلیغ کا انتظام کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے کامل یقین ہے اور ہر احمدی کو بھی یہ یقین ہے کہ اگر ہم دیانتداری کے ساتھ جو کچھ ہمارا ہے وہ پیش کر دیں گے تو

جو کچھ خدا کا ہے

وہ اس میں مل جائے گا۔ پھر ہمیں کوئی بھی کمی نہیں رہے گی کیونکہ سب کچھ خدا کا ہے۔ اس نے اپنے ساتھ اتنا پیارا سودا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ اپنا قطرہ میرے سمندر میں ڈال دو۔ میرا سمندر بھی تمہارا ہو جائے گا اور تمہارا قطرہ میرا ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

(تذکرہ صفحہ ۴۴۴ طبع سوم)

میں بھی یہی فلسفہ بیان ہوا ہے کتنا آسان سودا ہے۔ فرماتا ہے۔ میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اس کو واپس میری راہ میں خرچ کر دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو جو کچھ میرا ہے وہ سارے کا سارا تمہارا ہو جائے گا۔ اس لئے اگر ہم خدا کا سب کچھ لینا چاہتے ہیں تو ہمیں لازماً اپنا سب کچھ اس کی خاطر جھونکنا پڑے گا۔ جو کچھ ہمارے پاس مہیا ہے اگر وہ ہم اس کی راہ میں خرچ کر دیں تو ساری دنیا کے تقاضے پورے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اگر آپ صرف اس ایک شعبے کے متعلق سوچیں جس کا تعلق مستشرقین کی کتابوں کے تعاقب اور پھر اس کے نتیجہ میں لٹریچر تیار کرنے سے ہے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنے بڑے کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ اس شعبے کو مرکزی طور پر جگہ کی ضرورت ہے وہ ہمارے پاس ہے یا نہیں۔ اس کے لئے کتنے نگران چاہئیں۔

عام تحریکات کی جائیں

تاکہ ایسے آدمی مہیا ہو سکیں۔ میرے علم کے مطابق باہر کی دنیا کو ابھی اس تحریک کا پوری طرح علم نہیں ہے۔ انگلستان سے جو RESPONSE ہوئی وہ خدا کے فضل سے بڑی خوشکن تھی کیونکہ وہیں اس کے متعلق خطبہ دیا گیا تھا۔ مگر باقی دنیا سے ابھی کوئی RESPONSE نہیں ہو رہی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا وہ خطبہ شائع نہیں ہوا یا تحریک جدید کے پاس اتنے کام پڑے ہوئے ہیں کہ اس حصے کی طرف ابھی توجہ نہیں ہو سکی۔ جب آپ یہ تحریک دنیا کے مشنوں تک بھیجیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق جواب بھی آنے شروع ہو جائیں گے۔

مبلغین کی کمی

کو پورا کرنے کے لئے بھی ہمیں لازماً اسی قسم کی سکیمیں چلانی پڑیں گی۔ چنانچہ سپین کے لئے واقفین عارضی کی جو تحریک کی گئی تھی اس سلسلہ میں لندن سے اطلاع ملی ہے کہ خدا کے فضل سے صرف مجلس انصار اللہ لندن نے سترہ واقفین پیش کئے ہیں۔ جن میں سے دو اس وقت تک سپین کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہیں مگر ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے یعنی نہ وہاں کی زبان آتی ہے اور نہ ہی ان کے پاس اس زبان میں لٹریچر ہے۔ جب تک زبان سیکھیں گے اس وقت تک کہیں گے کیا اور کریں گے کیا؟ اس کے لئے ہم نے ٹیپس کی جو سکیم شروع کی تھی۔ اس پر بھی بے شمار کام ہونے والا ہے۔ اس کے لئے ایک بڑا وسیع شعبہ چاہیئے وہ سکیم یہ ہے کہ دنیا کی ہر اہم زبان میں احمدیت کا تعارف اس زبان کے مختلف ریجنز (REGIONS) یعنی علاقوں کے تقاضوں کے مطابق ٹیپس کی صورت میں تیار کر دیا جائے۔ یہ کام ابتدائی تیاری کے لحاظ سے تو بڑا مشکل ہے لیکن اخراجات کے لحاظ سے اتنا آسان اور سستا ہے کہ آپ چند لاکھ روپے میں دنیا کے ہر مشن کو وہاں کی زبان میں سیٹ کے طور پر ٹیپس مہیا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ چھ۔ آٹھ آٹھ ٹیپس کا سیٹ ہر مشن کو مہیا کر دیں تو میں نے اندازہ کیا ہے کہ اس پر صرف چند لاکھ روپے خرچ آئے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی مشن میں آئے تو اس کو یہ ٹیپس سنائی جا سکتی ہیں۔ لٹریچر پر تو بہت زیادہ وقت لگے گا اور اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ ٹیپس تو ایک عارضی کام کرتی ہیں لیکن بہرحال جب تک لٹریچر شائع نہ ہو ہم کس طرح صبر سے بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر تحریک جدید ٹیپس کی تیاری کی طرف توجہ کرے۔ تو اس کے پاس نہ تو تیار کرنے والے آدمی ہیں اور نہ ہی اس وقت سامان مہیا ہیں۔ DUPLICATING مشین تک بھی نہیں ہے۔ پھر وڈیو ریکارڈر سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ علاوہ ازیں جو نوجوان احمدی ہوں گے ان کے تربیتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے لٹریچر کی ضرورت ہے۔ تربیت کے لئے ان کو کیا مواد مہیا کرنا ہے؟ کس طرح نماز سکھانی ہے؟ کس طرح ان کی بد عادات ان سے ترک کروانی ہیں؟ تو تحریک جدید کو اس قسم کا لٹریچر بھی شائع کرنا ہوگا۔

یہ ساری باتیں جن کا میں نے مختصراً ذکر کیا ہے، وہ ہیں جو سفر یورپ کے دوران مختلف مجالس شوریٰ میں زیر بحث آ چکی ہیں۔ لیکن ساری باتیں جو وہاں زیر بحث آئیں، یہاں بیان نہیں ہوئیں، نہ ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ وہ تو کئی دنوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ چند ایک کو بیان کر دیا گیا ہے۔

ضرورتوں کے نہایت باریک پہلو

سامنے آئے ہیں۔ احمدی کو اللہ تعالیٰ نے ایسا روشن ذہن عطا فرمایا ہے کہ جب وہ دیانتداری کے ساتھ غور کرنا شروع کر دیتا ہے اور ہیجان پکڑتا ہے تو بڑے بڑے پیارے پوائنٹ اور نکتے اس کے ذہن میں بھی آتے ہیں۔ ہر ملک سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی عمدہ اور اعلیٰ تجاویز سامنے آتی ہیں۔ ان سب کو عملی شکل میں ڈھالنا بہت بڑا کام ہے۔ ان کو منضبط کر کے دنیا کے ہر مشن کی ذمہ داری کو معین کرنے کا کام بھی ابھی تک نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے بھی بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ تحریک جدید کے جن کارکنان کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ وہ خدا کے فضل سے کر رہے ہیں۔

ہمارا تو بالکل وہی حال ہے کہ

اِکو میری لیڑی تے کِنوں کِنوں دَوالی

یہ بچپن کی ایک پنجابی کھیل تھی جو ہم کھیلا کرتے تھے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دین کے کام اتنے پھیل گئے ہیں اور تقاضے اتنے وسیع ہو گئے ہیں کہ ہم سارے مل کر ایک لیڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ کہاں کہاں جائے اور کس کس کام میں صرف ہو؟ انسان جب یہ سوچتا ہے تو پھر وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خدا کے حضور جھکنے کے سوا چارہ ہی کوئی نہیں پوری بے بسی کا عالم نظر آتا ہے۔

میں یہ باتیں اس موقع پر اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ تحریک جدید کے جتنے بھی واقفین ہیں ان کو اپنے طور پر بھی سوچنا چاہیئے کہ اگر ان میں کوئی سستی ہے تو اس کو ختم کر دیں اب ان کو اپنے دن رات پیش کرنے پڑیں گے۔ یہ بھول جائیں کہ دفتر کا وقت کب ختم ہوتا ہے اور کب شروع ہوتا ہے؟ دنیا میں

جن لوگوں نے بڑے بڑے کام کئے

ہیں۔ ان کے وقت تو اور طرح شروع ہوا کرتے تھے، اور اور طرح ختم ہوا کرتے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دین میں ہم اتنے تقاضے بھی پورے نہ کریں جتنے دنیا والے پورے کر چکے ہیں۔ نیوٹن کا وقت اس طرح شروع ہوتا تھا کہ سورج نکلنے سے پہلے وہ اپنے کام پر ہوتا تھا اور رات کے بارہ بجے کی گھنٹی وہ اپنے کام پر سنا کرتا تھا۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے کہ کام کی لذت انسان کو پکڑتی ہے۔ اور سب سے زیادہ لذت دین کے کام میں ہے۔ کام نہیں کریں گے تو لذت نہیں پکڑے گی۔ لیکن اگر آپ روح اور جذبہ کے ساتھ کام کریں گے اور سمجھ لیں گے کہ آج کے بعد میں اور میرا خدا ہیں۔ تیسرا کوئی بیچ میں نہیں، نہ ہمارا وکیل، نہ وکیل اعلیٰ نہ صدر، نہ خلیفہ۔ میں جانوں اور میرا خدا جانے۔ میں نے اس کو حساب دینا ہے۔ جو کچھ میرا ہے وہ میں نے اس کے حضور پیش کر دینا ہے، چاہے RECOGNISE ہو یا نہ ہو۔ چاہے کسی کو نظر آئے یا نہ آئے کہ کس طرح میں کام کرتا ہوں۔ کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو۔ لیکن میں نے اپنا سب کچھ اپنے رب کو دینا ہے۔ اگر موجودہ سارے واقفین اس نیت کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیں اور اس نیت کو لے کر نئے واقفین آنے شروع ہو جائیں تو کچھ نہ کچھ تسکین کے سامان بھی ساتھ ساتھ شروع ہو جائیں گے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فضل فرما رہا ہے اور فضل فرماتا چلا جائے گا۔ جتنا زیادہ آپ اس کی راہ میں ڈالیں گے اتنا زیادہ خدا کا فضل کئی گنا زیادہ ہو کر آپ کے اوپر ظاہر ہوگا۔ یہ جماعت احمدیہ کا تجربہ ہے اس کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

ملکوں کے لحاظ سے جائزہ لیا جائے اور صرف فار ایسٹ FAR EAST یعنی مشرق بعید ہی کو دیکھیں وہاں کا اکثر حصہ احمدیت سے خالی پڑا ہے وہاں کچھ بھی نہیں۔ صرف ایک انڈونیشیا کے تقاضے ہی ہم پورے نہیں کر سکتے۔ جب ہم نے اس پہلو سے غور کیا تو اس وقت مجالس شوریٰ میں بھی بے شمار چیزیں سامنے آئیں وہ ساری ٹیپس میں موجود ہیں۔ اس وقت تحریک جدید دن رات کام کر رہی ہے کہ ان ہدایات کو الگ الگ کر کے مختلف مشنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک پہنچائے۔ میں نے تو صرف چند باتیں پیش کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخری بات یہی ہے کہ دعائیں کریں کیونکہ دعا کے بغیر ہم سے کچھ بھی نہیں ہونا۔ اتنے کام پڑے ہوئے ہیں کہ سوائے اللہ کے فضل کے اور سوائے اس کے کہ خدا ہم پر رحم کرے ہم سے یہ تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔

خطاب کے بعد حضور نے احباب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کی تربیتی کلاس

مورخہ ۱۱ فروری بروز جمعۃ المبارک مجلس خدام الاحمدیہ ضلع خیرپور کی چوتھی تربیتی کلاس گوٹھ نتھے خان میں منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں حلقہ رانی پور کی ۵ مجالس کے ۳۰ خدام اور ۲۲ اطفال شامل ہوئے۔ ۵ غیر از جماعت دوستوں نے بھی اس کلاس میں شرکت کی۔ ۵ خدام سائیکلوں پر سفر کر کے کلاس میں شامل ہوئے مکرم عبداللطیف صاحب قائد ضلع خیرپور نے کلاس کا افتتاح کیا۔ مکرم مختار احمد چیمہ مربی سلسلہ اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب گھمن مربی سلسلہ نے مندرجہ ذیل موضوعات پر تقاریر کیں۔

۱۔ وصال ابن مریم ۲۔ اجرائے نبوت ۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود

۴۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

خدام اور اطفال کے علمی مقابلے بھی ہوئے جن میں خدام اور اطفال نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

(مرتبہ۔ عطاء الرحمٰن محمود۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کی جماعت کو دعوت

حضور وقف زندگی اور مدرسہ احمدیہ (اب جن کا نام جامعہ احمدیہ ہے) میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس ۵۰ طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے"

امراء اضلاع و صدران جماعت احمدیہ۔ قائدین خدام الاحمدیہ۔ مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہ مہربانی ابھی سے نوجوانوں کو وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

آج سے چوراسی ۸۴ سال پہلے

حضرت مسیح موعودؑ کو ۱۳ فروری ۱۹۰۰ء ایک مقدمہ کے سلسلہ میں مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی عدالت میں پٹھانکوٹ کے مقام پر حاضر ہونا پڑا۔ حضور کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان ایک میدان تھا جہاں حضرت مرزا صاحبؑ اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے نماز مغرب کا وقت تھا حضرت اقدسؑ میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے انہوں نے نماز میں جو قرآن شریف پڑھنا شروع کیا تو اُن کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی۔ وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے ایک انہماک کے عالم میں قرآن مجید سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا ہاں کہا کہ میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متأثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع دیں گے۔ راجہ صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آکر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور ــــــ صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۵۵)

(مرسلہ:۔ فضل الرحمان بسمل۔ ربوہ)

مسجد مبارک ربوہ میں

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوانوں اور عمر رسیدہ) کے لیے جن کے ہاں مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں۔ نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور استعداد کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو کسی وجہ سے اپنے طور پر قیام و طعام کا بندوبست نہیں کر سکتے اُن کے لیے دارالضیافت میں بھی انتظام کیا جا سکتا ہے نیز مستحق افراد کو ۲۰ روپے ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام، عمر، ولدیت، تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لیے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ کلاس کے لیے داخلہ کا عرصہ ایک سال ہے۔ لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیگا تو اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

تیسری سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس انشاء اللہ ۲۶، ۲۷ فروری کو منعقد ہو رہی ہے۔ ۲۶ فروری کی صبح ساڑھے آٹھ بجے حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ انشاء اللہ کھیلوں کا افتتاح فرمائیں گی۔ تمام دوڑوں کے سیمی فائنل مقابلے، تھروز اور جمپلانگوں کے فائنل مقابلے دوپہر تک مکمل ہو جائیں گے اسی طرح ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کے سیمی فائنل میچز ایوان محمود میں صبح ۱۰ بجے شروع ہونگے۔ ۳ بجے شام والی بال اور فٹ بال کے سیمی فائنل میچز انشاء اللہ لجنہ گراؤنڈ میں ہوں گے۔ دوسرے روز ۲۷ فروری کی صبح ۹ بجے انشاء اللہ دوڑوں کے فائنل مقابلے ہوں گے۔ آخر میں مہمان خواتین کے لئے بھی کھیل ہوگا۔ اس دوران صبح ۱۰ بجے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے فائنل میچز بمقام ایوان محمود شروع ہو جائیں گے جبکہ فٹ بال اور والی بال کے فائنل مقابلوں کا سلسلہ بھی لجنہ گراؤنڈ میں چل رہا ہوگا۔ فائنل پروگرام کے بعد انشاء اللہ شام تین بجے کے بعد تقسیم انعامات ہونگے تمام زائرین کے لئے یومیہ ایک روپیہ ٹکٹ جاری کیا گیا ہے جس روز آپ تشریف لانا چاہیں اسی روز کی ٹکٹ آمد خرید سکتے ہیں۔ شکریہ۔

(سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی و مقالہ نویسی

خدام میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے اس سال سے سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اس میں شامل ہو سکیں۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال مضمون نویسی اور مقالہ نویسی کے دو مقابلے رکھے گئے ہیں:۔

ا:۔ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مقرر ہے۔ مضمون دو ہزار الفاظ سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ مرکز میں مضمون وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے مضمون نگاروں کو ۲۰۰/- روپے ۱۵۰/- روپے ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

ب:۔ اس سال سے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک مستقل مقابلہ مقالہ نویسی شروع کیا جا رہا ہے یہ تحقیقی مقالہ قرآن، حدیث، تاریخ، سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ ۷۵ فیصد نمبر حاصل کرنے والے معیاری مقالوں پر پانچ پانچ صد روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مقالہ ۸ سے ۱۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا۔

مرکز میں مقالہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کے نام بھجوائیں

جملہ صدران جماعتہائے احمدیہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کے نام اور مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تاریخی دستاویز

حضورؒ کی زندگی کی جھلکیاں

ایک یادگار نمبر

پیارے آقا ---------- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

کی یاد میں ماہنامہ "خالد" ربوہ کی خصوصی اشاعت

ادارہ خالد عنقریب اپنے پیارے آقاؒ کی یاد میں ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ حضورؒ سے متعلق مختلف واقعات پر مشتمل مضامین، نظمیں اور تصاویر اوّلین فرصت میں ادارہ کو بھجوا کر اس نمبر کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تصاویر اشاعت کے بعد بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ ایسے احباب جو مضامین نہ لکھ سکتے ہوں۔ وہ واقعات ہی تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

(مرزا فرید احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک نہایت اہم اعلان

حضرت مسیح موعود کے قریبی ساتھی جو فوت پا چکے ہیں۔ کے حالات زندگی جمع کرانا مطلوب ہے۔ لہٰذا وہ احباب جو ایسے بزرگوں کی اولاد یا رشتہ دار ہوں یا ایسے اہل علم دوست جو ذاتی طور پر کسی ایسے بزرگ کے حالات زندگی کا علم رکھتے ہوں وہ پوری ذمہ داری کے ساتھ صحیح صحیح حالات لکھ کر نظارت ہذا میں ارسال کریں۔ کسی سے سنی ہوئی یا بیان کی ہوئی بات درج نہ کی جائے۔ صرف وہی حالات لکھے جائیں جو لکھنے والے کے ذاتی علم اور مشاہدہ میں آئے ہوں اور جن پر اس کو حق الیقین ہو۔ لکھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر لی جائے کہ کوئی غیر صحیح بات ان کے قلم سے نہ لکھی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

معاونین خصوصی بیرون پاکستان

نائیجیریا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مندرجہ ذیل افراد نے کم از کم یکصد پاؤنڈ کے برابر تحریک جدید کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی تحریک میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور مزید قربانیاں کرنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید۔ ربوہ)

مکرم حامد شتی صاحب، عبداللہ صلاح الدین صاحب، جمیل اے سلیمان، رؤف غنی صاحب، مرزا منصور احمد ڈاکٹر عبدالرؤف غنی صاحب، ڈاکٹر ایم اے مسلم صاحب، شکیل احمد منیر صاحب، محترمہ مسز شکیل احمد منیر صاحب محترمہ عائشہ ایس گورایہ۔

مجالس اطفال متوجہ ہوں

(۱) آپ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کی مجلس کا کوئی طفل میٹرک سے پہلے تعلیم نہ چھوڑے۔

(۲) کوشش کر کے اپنی مجلس میں کوچنگ کلاس جاری فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔)

قائدین کرام و ناظمین اطفال

یکم تا ۸ مارچ تک ہفتہ وقف جدید دفتر اطفال منائیں۔ جس میں اپنے مقررہ ٹارگٹ کا ایک چوتھائی چندہ وصول کریں۔ اور مرکز کو پہنچانے کا انتظام فرمائیں۔ خصوصی وعدوں کی جانب توجہ دیں۔

سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان

جیسا کہ لائحہ عمل کے ذریعے اطفال مطلع ہوں گے کہ اس سال کے دوران جس طفل کے مضامین رسالہ تشحیذ الاذہان میں زیادہ شائع ہوں گے۔ اسے ایک انعام دیا جائے گا۔ اس لئے تمام اطفال سے گزارش ہے کہ ہر ماہ بہتر سے بہتر مضامین بھجوائیں اور یہ انعام حاصل کریں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخت لگانے کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو مسلمان بھی کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیتی بوتا ہے اور پھر اس سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھاتا ہے تو یہ کھیتی اور درخت اس کے لئے ثواب کا موجب بن جائے گا۔

(بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ)

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

• میری بھتیجی عزیزہ سمیرا نذیر متعلم بی۔ اے بنت مکرم رانا نذیر احمد صاحب دھرم پورہ گزشتہ دس دن سے شدید بیمار ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کو جلد کامل شفا دے آمین۔

(رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

• میرا لڑکا عزیزم عبدالشکور سلمہ اللہ اچانک بیمار ہو گیا ہے۔ دماغ پر اثر ہے قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت عطا کرے آمین۔ (عبدالرحیم عارف مربی سلسلہ دارالبرکات ربوہ)

• میرے ماموں مکرم قریشی محمد اسحٰق صاحب ہاشمی ملتان شہر عرصہ سے بلڈ پریشر اور شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ چلنے پھرنے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں سانس پھول جاتا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(سید نصیر احمد)

• میری بہو عزیزہ محسنہ ستار راولپنڈی میں کچھ عرصہ سے بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفایابی عطا کرے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے آمین۔

(والدہ عبدالستار احمد نگر ضلع جھنگ)

• میرے والد مکرم مرزا محمد رفیق صاحب ٹھیکیدار کو ایک حادثہ میں بازو پر چوٹ آئی ہے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رفیعہ حسنا ۸/۱ انیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور)

خاکسار تاحال ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہے پریشانی کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عطاء اللہ مہر ملتان)

• خاکسار کئی سال سے بعارضہ شوگر بیمار ہے ایک آنکھ کا سفید موتیا کا آپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا اور دوسری آنکھ میں موتیا اتر رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔ (مشتاق احمد بن بازار وزیر آباد)

• خاکسار زرعی زمین کے ایک مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشان ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مقدمہ کا جلد فیصلہ ہو جائے۔ آمین

(منظفر احمد بھٹی رحمت بازار۔ ربوہ)

• میری والدہ محترمہ امۃ الرحمٰن ناظرہ صاحبہ بیوہ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز مرحوم پر ۱۵ فروری کو چوتھی بار فالج کا حملہ ہوا ہے علاج کے باوجود دن بدن طبیعت نڈھال ہو رہی ہے۔ چل پھر نہیں سکتیں احمدی بہن بھائیوں سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(جمیلہ صالحہ اہلیہ مکرم آغا شمس الحمید خان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ)

• میرا لڑکا عبیداللہ ایک مقدمہ میں ملوث ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (چوہدری الطاف حسین ولد چوہدری حسین خان لاہور)

★ برادرم پیر ولی صاحب آف بھون ضلع جہلم کو دوبارہ فالج کا حملہ ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صادق صفدر دارالعلوم ۔ ربوہ)

★ مکرم غلام محمد ثالث صاحب لاہور کئی روز سے صاحب فراش ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے نیز آپ کی پوتی عزیزہ عائشہ شوکت اور عزیز محمد مقصود بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام سے صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعانت الفضل ۔ درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ نے اعانت الفضل کے لیے ۱۵/- روپے کی رقم بھجوائی ہے۔ وہ درخواست کرتی ہیں کہ احباب کرام ان کی والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی والدہ مرحومہ کے درجات جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے آمین

(مینیجر الفضل)

گمشدہ نقدی

خاکسار کے ایک عزیز دوست کی جیب سے تقریباً چار ہزار روپیہ مسجد راجیکی روڈ سے براستہ اقصیٰ چوک فضل عمر ہسپتال تک آتے ہوئے رات کے وقت گر گئے ہیں اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائیں۔

(نصیر حیدر بسرا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان نکاح

۲۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے میرے بیٹے عزیزی فیضی الغنی سلمہ کے نکاح ہمراہ عزیزہ طیبہ رشید صاحبہ بنت سردار عبدالرشید صاحب بعوض -/۲۵،۰۰۰ روپے حق مہر کا اعلان مسجد مبارک میں فرمایا۔ عزیزی فیضی الغنی ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کا پوتا اور سردار عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ طیبہ رشید صاحبہ ڈاکٹر فیض علی صاحب صابرؒ کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

(سردار عبدالشکور ولد ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم ۱۷ میکلوڈ روڈ لاہور۔)

تشحیذ الاذہان میں لکھنے والے

جیسا کہ لائحہ عمل کے ذریعہ اطفال مطلع ہوں گے کہ اس سال کے دوران جس طفل کے مضامین رسالہ تشحیذ الاذہان میں زیادہ شائع ہوں گے۔ اسے ایک انعام بھی دیا جائے گا۔ اس لئے تمام اطفال سے گزارش ہے کہ ہر ماہ بہتر سے بہتر مضامین بھجوائیں اور یہ انعام حاصل کریں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے تحت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے صدارت فرمائی اور خطاب سے نوازا

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام جلسہ یوم مصلح موعود اپنی روایتی شان کے ساتھ مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار بعد ۳ بجے سہ پہر احاطہ لجنہ میں منعقد کیا گیا۔ جلسے کی صدارت حضرت سیدہ مکرمہ مہر آپا جان مدظلہا نے فرمائی تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں نظم پڑھی گئی پھر متعدد مقررات نے تقاریر کیں جن میں حضرت مصلح موعود کا مقام آپ کے کارہائے نمایاں۔ آپ کی سیرت کے علاوہ پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلو بیان کئے۔ درمیان میں موقعہ کی مناسبت سے منظومات پڑھی گئیں۔ آخر میں حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ "وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" کے موضوع پر دلنشیں انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے کارہائے نمایاں اور احسانات کا ذکر کرتے ہوئے مثالوں سے وضاحت کی کہ پیشگوئی کا یہ پہلو بھی پوری آب و تاب سے پورا ہوا۔

آخر میں حضرت سیدہ موصوفہ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

کراچی آگے بڑھ گیا

وقف جدید کی مالی قربانی میں امسال جماعت احمدیہ کراچی نے مجموعی طور پر ایک شاندار اور قابل قدر مثال قائم کی ہے اور دوسری تمام جماعتوں پر سبقت لے گئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ آمین۔

جماعت احمدیہ لاہور کی مساعی اس لحاظ سے قابل ذکر ہیں کہ "دفتر اطفال" اور "غیر مسلموں میں تبلیغ" کی مد میں سب سے نمایاں ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو جنہوں نے محض للہ اس مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ جماعت لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ کے یہ تمام عہدیداران شکریہ کے مستحق ہیں جن کی مسلسل محنت اور پُرخلوص جدوجہد کو نوازتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں نیکی کے اس میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق بخشی۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے انہیں احسن جزاء عطا فرمائے دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے اور بیش از بیش خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء میں مجموعی وصولی چندہ وقف جدید میں پہلی پندرہ جماعتوں کے اعداد و شمار کی نمبروار فہرست درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام جماعت	چندہ بالغان	چندہ "دفتر اطفال"	غیر مسلموں میں تبلیغ	قیام مرکز	کل میزان
۱۔	کراچی	۱,۲۲,۶۵۳	۲۲,۲۳۷	۵,۰۰۰	-	۱,۶۱,۸۹۰
۲۔	لاہور	۹۴,۱۵۷	۳۷,۱۱۲	۱۹,۷۵۴	۱,۶۲۴	۱,۵۲,۶۵۸
۳۔	ربوہ	۱,۰۳,۳۰۱	۲۷,۹۵۹	۷۰۹	۶۰۰	۱,۳۲,۵۶۹
۴۔	حیدرآباد	۲۲,۱۹۱	۱,۲۸۷	۴۵۷	-	۲۳,۹۲۵
۵۔	فیصل آباد	۱۹,۳۸۷	۳,۹۲۱	-	-	۲۳,۳۰۸
۶۔	اسلام آباد	۱۴,۸۶۹	۲,۳۲۹	۵,۰۰۵	-	۲۲,۲۰۳
۷۔	راولپنڈی	۱۶,۷۵۸	۲,۰۴۱	۱,۲۶۴	-	۲۰,۰۶۳
۸۔	کوئٹہ	۱۷,۲۷۴	۱,۱۳۳	۱۰۰	-	۱۸,۴۰۷
۹۔	سرگودھا	۱۵,۷۱۲	۱۲۶	۴۱۰	-	۱۶,۲۵۸
۱۰۔	کنری پاک	۱۱,۳۷۶	۱۳۹	-	-	۱۱,۵۱۵
۱۱۔	گوجرانوالہ	۸,۷۷۲	۳۶۰	۶	۲,۲۵۰	۱۱,۳۸۸
۱۲۔	ملتان	۸,۴۸۴	۱,۷۹۱	-	-	۱۰,۲۷۵
۱۳۔	پشاور	۶,۴۲۷	۱,۳۴۷	۱,۰۴۵	-	۸,۸۱۹
۱۴۔	شیخوپورہ	۶,۶۲۵	۱,۸۵۱	۲۸۱	-	۸,۷۵۷
۱۵۔	سیالکوٹ	۶,۵۵۵	۳۴۶	۵۹۷	-	۷,۴۹۸

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر منصور شریف کو پہلی نومبر کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ عزیز نومولود چوہدری محمد شریف آف زیمبیا کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب آف نیروبی مشرقی افریقہ کا نواسہ ہے عزیز کا نام طاہر شریف تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے آمین۔

(احمدہ بیگم ناصرہ اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب آف زیمبیا پوسٹ بکس نمبر ۲۸ ماروندیرہ زمبابوے)

وقف جدید عظیم صدقہ جاریہ ہے اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے اس میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

لیٹ داخلہ

ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشنگ اور الیکٹریشن ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۱۰ مارچ تک شروع رہے گا۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ۔ ربوہ

ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں

شکور پارک ربوہ ہاؤسنگ سکیم

پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع باسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ فون گھر ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ ہر قسم کے جھگڑے سے پاک

پکی سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں

ٹاؤن کمیٹی سے نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

سیل شروع ہے احباب فائدہ اٹھائیں

مومن اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

علی اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۶۴

صدیق اسٹیٹس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰

املاک کنسرن پراپرٹی ڈیلر اینڈ جنرل بزنس ریلوے روڈ ربوہ